Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ رجب ۱۳۹۳ھ ، ۲۹ ظہور ۱۳۵۲ ہش ، ۲۹ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ظہور۔ یورپ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے مختلف احمدیہ مشنوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے اور حضور غیر معمولی برکات کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۲۸ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں پشاور میں قیام فرما ہیں ـــ آپ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

28 AUG 1973

لائل پور میں ہلاکت خیز طوفانی موجوں کے پے در پے حملوں کے دوران

فرزندانِ احمدیت کے درخشاں کارنامے

ایثار اور شجاعت کے پیکر ربوہ کے جیالے کشتی ران مجاہدین بھی اپنے بھائیوں کا ہاتھ بٹانے کیلئے لائلپور پہنچ گئے

صوبائی وزراء، ایم پی اے صاحبان، سرکاری افسروں اور عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کو زبردست خراج تحسین

حکام ضلع کی مثالی فرض شناسی

لائل پور ۲۶ اگست۔ (نمائندہ خصوصی) "جماعت احمدیہ کا ریلیف کیمپ نہایت عمدہ طریق پر کام کر رہا ہے جس رنگ میں آپ نے قوم کی خدمت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو حکومت پنجاب کی ایک بہت ذمہ دار شخصیت نے ہمارے نمائندے کی موجودگی میں لائل پور سٹیڈیم میں جماعت احمدیہ کے کیمپ کا معائنہ کرتے ہوئے کہے ـــ حکومت کے ایک اور اعلیٰ نمائندے نے مجلس خدام الاحمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ "آپ کا کام دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ دوسرے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس میدان میں آپ کی تقلید کریں۔"

ہمارے نمائندہ خصوصی کا بیان

ہمارے نمائندے کے بیان کے مطابق لائل پور میں ۲۱ اور ۲۲ اگست کی درمیانی رات کو ایک برساتی نالے میں سیلاب آنے کی وجہ سے پانی نے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ رات کو تین بجے یہ خبر لائل پور شہر کے قائد مکرم میاں سعید احمد صاحب ناصر کو ملی۔ فوراً ہی انہوں نے خدام کو جمع کیا اور متاثرہ علاقے سے لوگوں کو ان کے سامان کے ساتھ نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ ایک احمدی دوست نے اپنا ٹریکٹر اور ٹرالی خدام الاحمدیہ کے سپرد کر دی اس کے ذریعہ بھی متاثرہ لوگوں کو مع سامان نکالا جاتا رہا۔

ربوہ سے کشتیوں کی روانگی

دس بجے تک پانی کا زور بہت بڑھ چکا تھا اور پیدل یا ٹریکٹر کے ذریعہ لوگوں کو نکالنا خاصا مشکل ہو رہا تھا۔ قائد صاحب لائل پور شہر نے ربوہ کے امدادی مرکز میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ساری صورت حال سے ٹیلیفون کے ذریعے مطلع کیا اور امداد کی درخواست کی یہاں سے فوری طور پر مہتمم خدمت خلق مکرم حمید احمد صاحب خالد دو کشتیاں ایک ٹرک میں لے کر لائل پور روانہ ہو گئے۔ الحمدللہ کہ لائل پور میں یہ پہلی کشتیاں تھیں جو خدمت کے لئے دریائے عمل میں اتریں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کشتیوں کے ہمراہ ربوہ کے وہ جیالے اور دلیر خدام بھجوائے گئے جو اس سے قبل موضع کھڑکن میں خدمت ایثار اور قربانی کی شاندار روایات قائم کر چکے تھے وہ مسلسل محنت کے بعد تھکے ماندے اپنے گھروں میں پڑے تھے ان کے ہاتھوں میں متواتر کشتی رانی کی وجہ سے بڑے بڑے سرخ گٹے پڑ گئے تھے اور پاؤں کی انگلیاں نہ صرف سوج گئی تھیں بلکہ ان کے درمیان زخم بھی پڑ گئے تھے۔ پھر بھی خدمت کے جذبہ سے سرشار ان نوجوانوں نے جب سنا کہ لائل پور ان کو پکار رہا ہے، تو وہ فوراً وہاں جانے کے لئے کمربستہ ہو گئے اور وہاں پہنچتے ہی خدمت میں مصروف ہو گئے۔

دریں اثناء لائل پور کے خدام نے وقت کی ضرورت کے پیش نظر تین تین ٹیوبیں جوڑ کر ایک عارضی سی کشتی بنالی تھی۔ ایسی تین کشتیاں صبح ہی سے میدان عمل میں مصروف کار تھیں کہ ربوہ سے یہ دو نئی امدادی کشتیاں بھی پہنچ گئیں اور کام کی رفتار تیز ہو گئی۔

یاد رہے کہ اس سے قبل کوئی اور کشتی وہاں کسی اور تنظیم کے پاس موجود نہیں تھی۔ سب سے پہلے ہمارے ہی نوجوان اس میدان میں آگے آئے رات گئے تک وہ اپنے کھانے پینے کی پرواہ کئے بغیر لوگوں کا سامان نکالتے رہے۔ انہوں نے ۳۵ گھروں کا سامان اور ان کے افراد کو پانی میں سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا اور رات گیارہ بجے تک اسی کام میں مصروف رہے

اس کے ساتھ ہی جماعت کی طرف سے سرکاری حکام کو پیش کش کی گئی کہ اگر ہماری خدمات کی ضرورت ہو تو کسی بھی وقت وہ ہمیں بلا سکتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب، ایس ایس پی صاحب اور دوسرے ذمہ دار حکام نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنی طرف سے انہیں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائل پور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس عوامی مصیبت کے وقت بڑی فرض شناسی اور ہمدردی خلائق کا نمونہ دکھایا ہے وہ اور ان کے ساتھ پولیس اور سول ڈیفنس کے اعلیٰ حکام ہمہ وقت امدادی سرگرمیوں کی نگرانی میں مصروف رہے اور اس سلسلہ میں حکومت کے تمام وسائل کو بروئے کار لایا گیا۔

جان پر کھیل کر مصیبت زدوں کی امداد

دوسرے دن ۲۳ اگست کو سیلاب کی شدت میں اضافہ ہو گیا اور مزید کشتیوں کی ضرورت ناگزیر ہو گئی۔ مرکز سے درخواست کرنے پر تین اور کشتیاں لائل پور بھجوا دی گئیں۔ ان کے ساتھ بھی جو ماہر کشتی ران گئے وہ بھی کھڑکن پوسٹ کے مجاہدین میں سے تھے جو اپنی جان پر کھیل کر مصیبت زدوں کی امداد کرنا جانتے تھے۔

اب کشتیوں کی تعداد ۵ ہو گئی ان کے علاوہ تین عارضی کشتیاں جو ٹیوبوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں۔ موجود تھیں یہ سب لوگوں کا سامان نکالنے میں مصروف ہو گئیں جن علاقوں سے انہوں نے عورتوں بچوں اور مردوں کو مع سامان نکالا ان میں کریم نگر۔ چاپل۔ [illegible] اور اسلام آباد کے محلے شامل ہیں (باقی صفحہ ۔۔ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ انگلستان کے کوائف

تاریخی اہمیت کے حامل مقام "ہیسٹنگز" میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

وہاں حضور کا تشریف لے جانا جملہ اہلِ قافلہ کے لئے خاص رُوحانی تجربہ کا باعث ہوا

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن میں اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق محترم چوہدری محمد علی صاحب نے ۷ تا ۹ ظہور ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۷ تا ۹ اگست ۱۹۷۳ء) کی جو رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ارسال فرمائی ہے اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں:-

امید ہے آپ سب خیریت سے ہونگے الحمد للہ کہ یہاں سب خیریت ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ سات، آٹھ اور نو ظہور/اگست ۱۹۷۳ء کی حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

لندن ۷ ظہور ۱۳۵۲ھش

صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ایک بجے تک حضور دفتر میں تشریف فرما رہے۔ ڈیڑھ بجے حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ۲½ بجے شام حضور "ہیسٹنگز" (Hastings) تشریف لے گئے۔ راستے میں ویسٹ فیلڈ (Westfield) میں ایک دکان The Horse and Sadders میں ٹھہرے۔ جہاں حضور نے گھوڑوں سے متعلق سامان ملاحظہ فرمایا۔ ہیسٹنگز میں حضور ساڑھے چھ بجے شام پہنچے۔ حضور ساحل پر اور پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ ہیسٹنگز نہایت خوبصورت اور پُر فضاء مقام ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ولیم دی کنکرر (فاتح انگلستان ولیم) انگلستان کے ساحل پر اترا تھا۔ ہمارے لئے اس میں اور بھی تاریخی اور رُوحانی کشش کا سامان ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیسٹنگز تشریف لائے تو حضورؓ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی اور حضورؓ نے ساحل سمندر پہ سے مٹھی میں کنکریاں لیکر پھینکیں اور فرمایا کہ میں بھی انگلستان کا فاتح ہوں۔ پہلی فتح تو فوجی اور سیاسی تھی لیکن یہ فتح روحانی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آج جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں آسمانی اور روحانی فتوحات کا نمایاں اور واضح طور پر آغاز ہو چکا ہے حضور کی "ہیسٹنگز" میں تشریف آوری ہم سب کیلئے عجیب روحانی تجربے کا باعث ہوئی۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد طلوع ہو جب دنیا کی بے نور آنکھ اس نور سے منور ہو اور یہ رُوحانی مُردے زندہ ہو جائیں۔ آمین

حضور ہیسٹنگز سے مشن ہاؤس دس بجے شام خیریت سے واپس پہنچ گئے۔ الحمد للہ

لندن ۸ ظہور ۱۳۵۲ھش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح ۱۰ بجے دفتر میں تشریف لے آئے اور ظہر اور عصر کی نمازوں تک مصروف رہے۔ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب کے ہمراہ عبد الرزاق صاحب ایم، آر، سی، پی (نفسیاتی طب) ڈی، پی، ایم اور انکے دوست ڈاکٹر اسلام ایم، آر، سی، پی حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

شام کے وقت حضور اپنے آکسفورڈ کے ایک ہم جماعت کے ہاں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے۔

۹ ظہور ۱۳۵۲ھش

آج صبح دس بجے حضور گیسٹٹنر (Gestetner) کے Show Room میں تشریف لے گئے۔ جہاں جنرل مینیجر نے حضور کا استقبال کیا۔ اور رنگین اور عکسی طباعت کی جدید ترین مشینوں کو تفصیل کے ساتھ دکھایا۔ اور نمونے کے طور پر مشینوں کی مختلف خصوصیات کا عملی طور پر مظاہرہ کر کے دکھایا۔ یہ مشینیں مغربی افریقہ کی جماعتوں کی طباعت اور اشاعت کی ضروریات خصوصاً قرآن کریم کی طباعت اور اشاعت کے لئے درکار ہیں۔

شام کے وقت حضور تھوڑی دیر کے لئے ہیمپٹن کورٹ کے پرانے اور تاریخی محل کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ خلقت کے بے حد ہجوم کے باعث کار میں پارک کرنا ممکن نہ تھا حضور نے اس کی بجائے دریائے ٹیمز کے کنارے ایک خوبصورت مقام والٹن اون ٹیمز کی سیر فرمائی یہ بھی اچھا پُر فضاء مقام ہے اور سیرگاہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

حضور تمام جماعت کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کی دعا بھجواتے ہیں اور تاکید فرماتے ہیں کہ اس سفر کے بخیریت اختتام کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

جُنید ہاشمی صاحب کی اچانک وفات کی خبر سُنکر

اے دوست، دل پہ بار ہے یہ تلخئ مُدام
افسانہ بن گیا ہے جُنید ہاشمی کا نام

اک حُسنِ دوستی کا سراپا نظر میں ہے
اک جذبِ دل کا پیکرِ یکتا نظر میں ہے

خندہ مزاج، خندہ سخن، خندہ گفتگو
جس طرح آئینے میں ہو اِک عکسِ آبِ جُو

ذوقِ ادب کا جذبۂ پنہاں لئے ہُوئے
خندہ لبی کی شمعِ فروزاں لئے ہُوئے

طاعت شعار، ملّتِ احمدؐ کا جاں نثار
اک مردِ پُر خلوص، قناعت کا شاہکار

ہر پہلوئے حیات میں اک فردِ بے ضرر
بے داغ، بے کدورت و بے کینہ، بے شرر

اے دوست! کیا کہیں کہ ہے کیا سرِّ کائنات
کس شئے کا نام موت ہے؟ کیا چیز ہے حیات!

"لائی حیات، آئی قضا، لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے"

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ظہور ۱۳۵۲ ہش

ایک احمدی کے وجود کی علّتِ غائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی پیشگوئیوں اور بشارتوں کے مطابق اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اور اسی کے اذن سے آپ کے ذریعہ ایک پاک جماعت کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا تا یہ جماعت اپنے عملی نمونہ اور اپنی مالی و جانی قربانیوں کے ذریعے اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اس غرض کے پورا ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دو بنیادی اوصاف سے متصف کریں ایک محبت الٰہی کا وصف اور دوسرے اس کی مخلوق یعنی بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا وصف۔ ان دو اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنا اور انہیں حسب استطاعت کمال تک پہنچانا ایک احمدی کے وجود کی علّتِ غائی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ تو اسے غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کی توفیق مل سکتی ہے اور نہ وہ ایسی کسی جدوجہد میں کامیاب ہو سکتا ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر احمدی کو بلحاظ سیرت و کردار اس کی ان دو اہم ذمہ داریوں سے آگاہ فرمانے کے بعد بیعت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کے زیر اثر ان دو بنیادی اوصاف (یعنی محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا) سے شروع سے متصف چلے آ رہے ہیں اور ان اوصاف کی وجہ سے ہی انہیں اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے حتی المقدور جدوجہد کو کامیاب کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے بموجب ان کی اس جدوجہد کو ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا آ رہا ہے چونکہ ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک جذبہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے اندر پیدا کیا ہے اس لئے جب بھی بندگان خدا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش آئی یا آفت نازل ہوئی تو ان کا درد مند دل تڑپ اٹھا اور انہوں نے اس مصیبت کو دور کرنے میں اپنی مقدور بھر کوشش سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے اموال پیش کر کے خود ہر تکلیف گوارا کر کے دوسروں کی تکلیف رفع کرنے اور ہر آڑے وقت میں ان کی مدد کو پہنچنے میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ جماعت احمدیہ کی آج تک کی تاریخ اس کی درخشندہ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

مثال کے طور پر ۱۹۴۷ء میں تقسیم برصغیر کے خونچکاں واقعات کے دوران جماعت احمدیہ کو خود زد میں پھنسے ہوئے ہونے کے باوجود مظلوم بے سہارا مسلمانوں کی جو خدمت سرانجام دینے کی سعادت ملی وہ اس قدر اظہر من الشمس تھی کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے۔ چنانچہ روزنامہ "زمیندار" لاہور نے اس زمانہ میں اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اس وقت قادیان میں ایک لاکھ پناہ گزین جمع ہیں لکھا کہ قادیان کے احمدی ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے ان سب پناہ گزینوں کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے لکھا:-

"کل صبح ہندوستانی فوج کے ایک بڑے افسر نے مع تین بریگیڈیئرز کے قادیان کا دورہ کیا۔ اس پارٹی کا متفقہ بیان ہے کہ قادیان کے تمام حصے صحرا کا منظر پیش کر رہے ہیں ہر جگہ ہُو کا عالم ہے البتہ وہاں تین علاقے ایسے ہیں جہاں ایسے مسلمان دکھائی دئے جو کفار کے مقابلہ میں اپنی جانیں قربان کرنے کا عزم صمیم کر چکے ہیں۔ ان لوگوں کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہے ..... پناہ گزینوں کی حالت بہت ابتر ہے مقامی ملٹری نے انہیں خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے اور احمدی انجمن سے کہا ہے کہ وہ مصیبت زدوں کی خوراک کا انتظام کرے۔ چنانچہ انجمن اپنا راشن کم کر کے ان پناہ گزینوں کو (اپنے پاس سے) خوراک دے رہی ہے۔"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

اسی طرح ۱۹۶۳ء میں علامہ نیاز فتحپوری مدیر ماہنامہ "نگار" نے جماعت احمدیہ کراچی کی "فضل عمر پبلک لائبریری" کا افتتاح کرنے کے بعد جو تقریر کی اس میں فرمایا:-

"اس وقت یہ ظاہر کر دینا غالباً نامناسب نہ ہوگا کہ اس (جماعت احمدیہ) کا نصب العین صرف قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تعلیماتِ اسلام، اخلاقِ اسلام اور غایتِ ظہورِ اسلام کی عملی مثالیں بھی قائم کرنا ہے یعنی وہ صرف یہ کہہ کر خاموش نہیں ہو جاتے کہ اخلاق بلند کرو بلکہ اپنے کردار و عمل سے بھی اس تعلیم کی برکات کا ثبوت دیتے ہیں اتنا صاف روشن اور واضح ثبوت جس سے غض بصر ممکن ہی نہیں چنانچہ اگر تحریک احمدیت کے آغاز سے اس وقت تک کی ان تمام خدمات کا جائزہ لیں جو اس نے خالص اخلاقی نقطۂ نظر سے مفاد عامہ کے لئے انجام دی ہیں تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ انہوں نے مدارس تعمیر کئے، شفاخانے تعمیر کرائے انہوں نے بلا تفریق مذہب و ملت طلباء کے وظائف مقرر کئے غرباء و مساکین کا مفت علاج کیا، یتامیٰ کی کفالت کی، بیواؤں کے دکھ درد میں شریک ہوئے اور ان کی گرانقدر خدمات وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں۔"

(الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

یہ دو مثالیں ہم نے بطور نمونہ پیش کی ہیں ورنہ ایسی لاتعداد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا ہی وہ پاک جذبہ ہے جس کے زیر اثر احمدی نوجوان آج کل جبکہ ملک اپنی تاریخ کے ہولناک ترین سیلاب کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے ہر جگہ اور ہر علاقہ میں اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر بھی نہایت منظم طریق پر سیلاب زدگان کو ہر ممکن مدد پہنچا رہے ہیں اور ان کی امداد رسانی میں دن رات کوشاں ہیں۔ یہ سب نتیجہ ہے محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کے اس پاک چشمہ کا جو ہر ایک مطہر دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آ رہا ہے

داخلہ جامعہ احمدیہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ ۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۳ ہش ۱۷ میں شائع ہوا ہے۔ اب بارش اور سیلاب سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے انٹرویو کی تاریخ ۲۲-۲۳ ستمبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہے اس لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے واقفین زندگی طلباء ۲۲-۲۳ ستمبر بروز ہفتہ - اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں اور اس سے پہلے دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے۔ ربوہ

حدیث جف القلم بما ھو کائن کا ترجمہ یہ ہے کہ جو باتیں ہونے والی ہیں ان پر قلم خشک ہو چکا ہے۔ کسی چیز پر قلم کا خشک ہونا ایک محاورہ ہے جس کے ظاہراً معنے یہی ہیں۔ کہ یہ چیز غیر متبدل اور اٹل ہے۔ اس حدیث سے مراد علم الٰہی ہے۔ جو غیر متبدل اور اٹل ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ علم الٰہی اور تقدیر الٰہی میں فرق ہے۔ تقدیر الٰہی عوامل مؤثرہ کے بدلنے سے بدل جاتی ہے۔ جہاں تک علم الٰہی کا تعلق ہے وہ اٹل ہوتا ہے اور اس میں وہ تمام عوامل مؤثرہ جو معرض وجود میں آتے ہوں اور انہوں نے کوئی نتیجہ پیدا کرنا ہو شامل ہوتے ہیں۔

یہ بات بھی اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے کہ علم الٰہی قدرت خداوندی پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو پہلے سے تمام امور کے آخری نتائج کا علم ہے۔ لیکن یہ علم الٰہی واقعات کے رونما ہونے کے سلسلہ میں مؤثر چیز اور سبب نہیں۔ یعنی واقعات رونما اس لئے نہیں ہوتے کہ خدا تعالیٰ کا آخری علم یہ تھا۔ ہاں کیونکہ عوامل مؤثرہ کے ذریعہ سے بعض نتائج پیدا ہونے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو اپنے کامل اقتدار کی وجہ سے علم تھا۔ کہ ایسا ہوگا۔

بعض دفعہ غلط علاج کی وجہ سے یا علاج نہ کرنے کی وجہ سے یا علاج کے ساتھ دعا نہ کرنے کی وجہ سے یا علاج اور دعا کے ساتھ صدقات نہ دینے کی وجہ سے ایک مریض مر جاتا ہے۔ اور شفایاب نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا آخری علم یہی تھا۔ کہ کیونکہ اس کے متعلق اسباب و عوامل متذکرہ بالا بروئے کار نہیں لائے جائیں گے۔ اسلئے وہ مر جائے گا۔ علم الٰہی اگرچہ اٹل ہے اور قدرت خداوندی کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن وہ بروئے کار لائے جانے والے عوامل اور اسباب کا تابع ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ کوئی خاص نتیجہ پیدا ہونا تھا۔ اسلئے خدا کا آخری علم یہی تھا لیکن خدا تعالیٰ کے آخری علم نے اس نتیجہ کے پیدا کرنے میں کوئی جبری کردار ادا نہیں کیا۔ یہ نہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا علم یہ تھا اس وجہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوا۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ علم الٰہی ایک مخفی در مخفی چیز ہے۔ کسی شخص کے پاس وہی علم الٰہی کی کوئی فہرست نہیں ہے۔ کہ ایسا ضرور ہوگا۔ اور اسباب کا مؤثر ہونا ظاہر و باہر ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی امر کے آخری نتیجہ کے ظاہر ہونے پر کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ وہ یقینی طور پر عوامل مؤثرہ کی تعیین کرے۔ ہاں خدائے علام الغیوب اپنے مقربین کو بعض دفعہ عوامل مؤثرہ پر جو تقدیر کو بھی بدل دیتے ہیں۔ مطلع کر دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے پیش گوئی فرمائی کہ آتھم مقررہ میعاد یعنی ۱۵ ماہ کے اندر اگر رجوع نہ کرے تو ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کے اس انجام کی وجوہات اسکی شوخی اور زبان درازی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید المعصومین کی ہتک ہے جس دن اس پیشگوئی کی میعاد کا آخری دن تھا۔ تو مغرب سے ذرا پہلے قادیان میں کہرام برپا ہوا تھا۔ اکثر چھوٹے اور بڑے سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے تھے۔ کہ اے خدا یہ دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم کی موت کی خبر نہ آجائے۔ احباب نے اس قدر آہ و بکا بلند کی کہ اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ کو بھی پہنچی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ ناراضگی کا اظہار بھی کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ لوگ کیوں اس قدر مضطرب ہیں۔ اگر جھوٹا ثابت ہونگا تو میں ہونگا۔ بعد میں حضورؑ نے اس بارہ میں حضرت احدیت جل شانہ و عز اسمہ کی بارگاہ میں توجہ کی تو آپؑ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ

اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا

یعنی اللہ تعالیٰ آتھم کے قلبی ہم و حزن اضطراب اور قدرے رجوع الی الحق پر مطلع ہوا۔ اور اس نے اپنے رحم کے تقاضے سے مہلت دیتے ہوئے اس کی ہلاکت کی تقدیر کو بدل دیا۔ اور یہی خدا تعالیٰ کا طریق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے طریق مستمرہ یعنی سنت الٰہی میں تو کبھی کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

اب دیکھیں کہ جس وقت یہ پیشگوئی ابتداءً کی گئی تھی۔ اس وقت کے عوامل مؤثرہ کا آخری نتیجہ یا تقدیر الٰہی یہ تھی۔ کہ آتھم ۱۵ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے لیکن اس وقت بھی علم الٰہی یہی تھا کہ یہ عوامل مؤثرہ بدل جائیں گے۔ اور ان کی بنا پر یہ تقدیر بھی بدل جائے گی۔ آتھم کی ہلاکت کا التوا اس علم الٰہی کی وجہ سے نہیں ہوا ہاں علم الٰہی رونما ہونے والے نئے عوامل کے تابع تھا۔ اور ابتداء ہی سے غیر متبدل اور اٹل تھا۔

قصہ کوتاہ یہ کہ علم الٰہی کی وجہ سے واقعات رونما نہیں ہوتے ہاں اللہ تعالیٰ کو ابتداء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عوامل مؤثرہ وجود میں آئیں گے۔ اور ان کا یہ نتیجہ پیدا ہوگا بعض اوقات کسی نتیجہ کے پیدا کرنے کے لئے عوامل مؤثرہ اور اسباب میں اللہ تعالیٰ کا خاص فیصلہ اور حکم بھی شامل ہوتا ہے اور اس کے آگے کوئی بھی مخالف سبب یا تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

یہ امر پھر دہرایا جاتا ہے کہ ہم میں سے کسی شخص کا حق نہیں ہے کہ یہ کہیں کہ فلاں نتیجہ یقینی طور پر فلاں فلاں عوامل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نتیجہ کے پیدا ہونے میں اور سینکڑوں اسباب بھی کارفرما ہوں جو ہماری نظروں سے اوجھل ہوں اس لئے کسی نتیجہ کے پیدا ہونے اسے مشیت خداوندی کی طرف ہی منسوب کرنا چاہیئے۔

'تقدیر' کا لفظ عربی ہے۔ قَدَّرَ یُقَدِّرُ۔ تَقْدِیْرًا کا اگر انگریزی میں ترجمہ کیا جائے تو قَدَّرَ کے معنے ہیں To Calculate اور تقدیر کے معنے ہیں Calculated result تقدیر اسم مصدر ہے اسم مصدر اسم مفعول کے معنوں میں عموماً استعمال ہوتا ہے۔

علم حساب میں تقدیر کی مثال ہم کسرِ مُلتف سے دے سکتے ہیں جس کو انگریزی میں اغلباً Compound Fractions کہتے ہیں۔ بعض دفعہ اس قسم کے سوال کی Fraction یعنی کسور سے اور ضربوں تقسیموں سے اور جمع اور تفریق کے نشانات سے سارا صفحہ بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس سوال کے حل کرنے پر اس کا آخری جواب 'ایک' ہوتا ہے۔ مسئلہ تقدیر میں یہ آخری جواب یعنی "ایک" آخری نتیجہ یا آخری تقدیر یا علم الٰہی کے مترادف ہے۔ سوال کی عبارت میں جتنے بھی جمع تفریق اور ضرب تقسیم کے نشانات ہیں وہ عوامل مؤثرہ کے یعنی کسی نتیجہ کو پیدا کرنے والے اسباب کے مترادف ہوں گے۔

اگر ان ضربوں تقسیموں میں کوئی کمی بیشی کر دی جائے تو جواب یقیناً بدل جائے گا۔ اسی طرح سے عوامل مؤثرہ میں تبدیلی سے تقدیر الٰہی بدل جاتی ہے۔

اب اس کی ایک نمایاں مثال پیش کی جاتی ہے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب آف مالیر کوٹلہ (جو بفضل الٰہی بقید حیات ہیں) سخت بیمار ہو گئے۔

خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نبی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل مسیح موعود علیہ السلام ان کی شفایابی کے لئے مصروف دعا رہے۔ یعنی انہیں اپنی شفایابی کے لئے باطنی اور روحانی تدابیر یعنی دعا چوٹی کی میسر آئی۔ حضرت حکیم الامۃ مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ جیسے مشہور آفاق طبیب مصروف علاج تھے۔ یعنی مکرم عبدالرحیم خان صاحب کو ظاہری علاج بھی چوٹی کا میسر آیا۔ لیکن ان تمام عوامل مؤثرہ کے باوجود بیماری کا آخری نتیجہ موت تھا چنانچہ حضرت مسیح پاکؑ کو بذریعہ وحی الٰہی بتلایا گیا کہ موت مقدر ہے مگر چونکہ مسیح پاک علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی باریک در باریک راہوں کے عارف تھے تو آپ نے فوراً اس بات کا احساس کیا کہ شفایابی کے لئے ابھی ایک راہ کھلی ہے اور شاید وہ راہ اس مقدر تقدیر کو بدل دے اور وہ راہ شفاعت تھی اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی مقرب کی شفاعت کو رد نہیں کرتا۔ چنانچہ بے اختیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اگر تمام ظاہری اور باطنی اسباب بے کار ہیں لیکن میں شفاعت کرتا ہوں یعنی میری خاطر اس کو شفا دے دی جائے۔

حضورؑ کو اس وقت یہ یاد نہ رہا کہ اگرچہ شفاعت رد نہیں کی جاتی مگر وہ ہوتی خدا تعالیٰ کی اجازت سے ہے (یعنی اذن الٰہی سے) اور گھبراہٹ اور جلدی میں حضورؑ کو سہواً اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کرنا یاد نہ رہا۔ جونہی حضورؑ کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے کہ میں شفاعت کرتا ہوں یعنی میری خاطر اس کو شفا دے دی جائے

حضور کو اس وقت یہ یاد نہ رہا۔ جونہی حضور کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے کہ میں شفاعت کرتا ہوں تو بڑی ہی رعب ناک اور جلالی آواز میں حضرت احدیت کی طرف سے یہ وحی نازل ہوئی کہ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

یعنی کون ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں شفاعت کرنے کی جرأت کرے۔ اس کے اذن کے بغیر

اس جلالی الہام اور تنبیہہ کے نازل ہونے پر حضورؑ سہم گئے اور بارگاہ خداوندی میں اپنی غلطی پر استغفار اور اپنے عجز و انکسار میں مشغول ہو گئے۔ میاں عبدالرحیم خان صاحب کی شفایابی تو آپ تو بھول گئے اور اپنی پڑ گئی۔ دو منٹ کے بعد الہام ہوا

اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَازُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

در میان موجود ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے اس نشان کو لمبے سے لمبے عرصہ تک ہم میں موجود رکھے۔ اب دیکھیں جس وقت اللہ تعالےٰ نے مسیح پاک علیہ السلام کو یہ بتایا کہ موت مقدر ہے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت کے تمام موافق اور مخالف اسباب موثرہ کا نتیجہ موت ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی خاص اجازت سے ان اسباب میں ایک نیا اور نادر سبب

یعنی ایک نبی کی شفاعت کا اضافہ ہو گیا تو تقدیر بدل گئی۔ اگرچہ ابتداء سے ہی علم الٰہی یہی تھا کہ مسیح موعود کی شفاعت کی وجہ سے آخر ہی شفایاب ہو جائے گی

پس جف القلم بما ھو کائن سے مراد علم الٰہی ہے جو غیر متبدل ہے اور مخفی در مخفی کیا کہ اس کا علم نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس علم کو کسی پر ظاہر کر دے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ
داخلہ کی نئی تاریخیں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس ۔ پری میڈیکل ۔ پری انجینئرنگ) میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں ۴ ستمبر ۱۹۷۳ء تک کالج دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو اور داخلہ ۵ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک ہوگا۔

درخواست کے ساتھ اصلی پروویژنل سرٹیفکیٹ ۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور رزلٹ کارڈ کی مصدقہ نقول اور تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ضرور منسلک ہوں۔ دس ستمبر کے بعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ گنجائش موجود ہو۔

پراسپکٹس اور داخلہ فارم کالج دفتر سے ایک روپیہ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(پرنسپل)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ
اعلان داخلہ

حالیہ سیلاب کی وجہ سے جامعہ نصرت میں گیارہویں کلاس (میڈیکل ۔ نان میڈیکل ۔ اور آرٹس گروپس) میں داخلہ کی تاریخوں میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اب داخلہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ہوگا۔

۱۔ داخلہ کی درخواستیں ۵ ستمبر ۷۳ء تک وصول کی جائیں گی۔
۲۔ انٹرویو یکم سے ۵ ستمبر تک جاری رہے گا۔ (۹ تا ۱۲ بجے دوپہر)
۳۔ منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۸ ستمبر کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔
۴۔ فیس داخلہ ۸ سے ۱۰ ستمبر تک کالج آفس میں ادا کرنا لازمی ہوگی

پرنسپل

سٹوڈیو اینڈ فوٹو گڈز
فوٹو سنٹر
حیدر روڈ ۔ راولپنڈی

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
سرمہ خورشید
آنکھوں کی مختلف امراض
خارش ۔ پانی بہنا ۔ موتیا بند ۔ ککرے
وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ فی شیشی ۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

دانت نکلوائیے
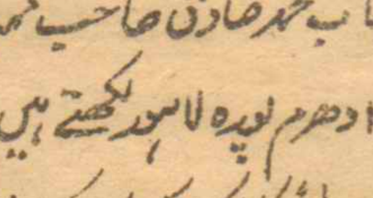

جناب محمد صادق صاحب مہر بنیادی جمہوریت وارڈ نمبر ۱۵ دھرم پورہ لاہور لکھتے ہیں ہمیں نے "ایٹی پائیوریا" کا ایک کورس کھایا اور مجھے اس سے غیر معمولی آرام ہے حالانکہ اس سے پہلے ہر قسم کے علاج ناکام ہو چکے تھے۔ مکمل کورس ۱۰/- دانتوں کے مسوڑھوں کے لئے "اینٹی کیریز" بہت کامیاب دوا ہے مکمل کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/- دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور
کیمو ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ...
فون ۶۶۶ ... کراچی

سعیداللہ فوراً گھر آجاؤ

میرا لڑکا سعیداللہ طالب علم ملٹری کالج جہلم جو اپنا نام فواد احمد بھی بتاتا ہے ۸ اگست ۷۳ء کو گھر سے تیار ہو کر (جہلم) کالج گیا۔ مگر بارش اور پانی کی وجہ سے اسے کئی روز دارالضیافت ربوہ میں رہنا پڑا۔ اگر کوئی دوست عزیز سعیداللہ کو گھر پہنچا دیں تو ان کی بہت مہربانی ہوگی علاوہ خرچہ سفر مبلغ پانصد روپیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ لڑکے کا حلیہ یہ ہے قد پانچ فٹ تین انچ ۔ رنگ گورا جسم فربہ، چہرے پر کیل زبان میں معمولی لکنت۔ ہم لوگ بہت پریشان ہیں عزیز کو بالکل کچھ نہیں کہا جائے گا۔

المشتہر، احسان اللہ خان معرفت 48 نزد گورنمنٹ کالج مردانہ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

چوہدری مسعود احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کی فوری توجہ کے لئے

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب موصوف فوری طور پر ربوہ پہنچ جائیں۔ کیونکہ ان کے گھر اور دفتر میں ان کے بارہ میں سخت تشویش ہے۔

اگر احباب جماعت میں سے کسی کو ان کے بارہ میں کچھ علم ہو تو دفتر ہذا کو فوری طور پر اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم ارشاد)

امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں بالعموم درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے سیلاب سے متاثر ہونے والے ان دیہی مقامات اور قصبات کے ناموں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں جو موجودہ سیلاب کی وجہ سے یا تو خالی ہو چکے ہیں یا اگر خالی تو نہیں ہوئے لیکن سردست ان کے ساتھ بذریعہ ڈاک رابطہ ممکن نہیں ہے تا ان میں رہائش رکھنے والے خریداران الفضل کے نام فی الحال اخبار بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے کیونکہ صحیح اطلاع نہ ہونے کی حالت میں ان کے نام جو پرچے حسب معمول روانہ کئے جا رہے ہیں ان کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔ ایسے خریداران اپنے علاقوں میں دوبارہ واپس جانے یا ڈاک کا نظام بحال ہونے پر اپنے پرچے دفتر ہذا سے طلب کر سکتے ہیں یا ان کے مرسلہ چندہ کو مزید اتنے عرصہ کے لئے محسوب کر لیا جائے گا۔ جتنا عرصہ ان کے نام پرچہ کی ترسیل معطل رہے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

ایڈیٹر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی بہو اور مکرم شیخ ابراہیم علی صاحب عرفانی کی اہلیہ محترمہ سکینہ خاتون صاحبہ ۱۹ اگست کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کو فی الحال کراچی میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بی اے عرفانی کراچی

میری لڑکی قریباً ۶ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۱۱ اگست کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنی علالت کا سارا عرصہ نہایت صبر سے گزارا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومہ کے ایک سالہ بچہ کا خود حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔

(کیپٹن ریٹائرڈ) سید محمد احمد ۔ کوچہ حسام الدین سیالکوٹ

درخواست دعا: خاکسار بارش میں پھسل کر گر پڑا اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اب بھی میری کافی دیر علالت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اقبال حسین ۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرزندانِ احمدیت کے شاندار کارنامے (بقیہ صفحہ ۱)

جس بے جگری اور بے خوفی کے ساتھ خدام متاثرہ لوگوں کو اور ان کے سامان کو نکال کر لا رہے تھے، اور خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر اس سامان کو محفوظ مقامات تک پہنچا رہے تھے اس کو دیکھ کر ہر کبھی آفرین پکار اٹھے۔

اس روز ۶۰ خدام صبح ۸ بجے سے رات ۱۱ بجے تک خدمت میں مصروف رہے اور ۵۰ گھرانوں کے افراد کو ان کے سامان سمیت پانی میں سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا۔ ایک خاندان کا پورا سامان ایک ٹرک میں لوڈ کیا گیا اور شاہ کوٹ تک اس ٹرک کا کرایہ ۲۵۰/- روپے ایک خادم نے اپنی جیب سے ادا کیا۔ علاوہ ازیں ۲۵۰ افراد جو پانی میں گھرے ہوئے تھے اور کھانے پینے کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں تھی خدام نے کھانا لے جا کر ان کو کھلایا۔ اس کے علاوہ ۷۰ افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور ۲۵ بے گھر مسافروں کو جن کا کوئی ٹھکانا نہ تھا پوری [illegible] کو اپنے کیمپ میں سُلایا۔

۲۶ اگست کی صبح

۲۶ اگست کی صبح اور بھی ہلاکت خیز تھی اس روز سیلاب کا زور سول لائن اور سٹیڈیم کے نواحی علاقوں تک پہنچ کر تباہی مچا رہا تھا۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر خدام نے اپنا کیمپ حاجی آباد سے سٹیڈیم میں منتقل کر دیا اور صبح ۶ بجے سے ہی خدمت میں مصروف ہو گئے۔

ہمارے نمائندے نے اس روز کشتی میں اس سارے علاقے کا دورہ کیا اور احمدیت کے ان جیالے فرزندوں کو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کی خاطر موت سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ کئی جگہ پانی ۸ سے ۱۰ فٹ تک گہرا تھا۔ پھر کئی مقامات ایسے بھی آتے جہاں پانی کم ہو جاتا اور کشتی کو چلانا ناممکن ہو جاتا۔ تو یہ نوجوان کشتی میں سے پانی میں کود پڑتے اور سامان سے بھری ہوئی کشتی کو دھکیل کر یا رسّوں کے ذریعہ کھینچ کر آگے لے جاتے کنارے پر دوسرے خدام مستعد کھڑے ہوتے اور کشتی سے سامان اتار کر ٹرالی کے ذریعہ مالکوں کی حسب خواہش محفوظ جگہوں پر پہنچا دیتے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر میں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اس روز ۱۸۰ خدام صبح ۶ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک مسلسل خدمت میں مصروف رہے اور انہوں نے ۸۵ گھرانوں کا قیمتی سامان باہر نکالا۔ جس میں گھریلو سامان کے علاوہ سیمنٹ اور گندم کی بوریاں بجلی کی موٹریں اور لوہے کے گارڈر بھی شامل ہیں علاوہ ازیں پانی میں گھرے ہوئے ۱۵۴ افراد کو کشتیوں کے ذریعہ کھانا بھجوایا گیا اور ۲۰۰ سے زائد افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

اسی اثناء میں فوج کی کشتیاں بھی وہاں پہنچ گئیں اور انہوں نے اپنی مستعدی کے ساتھ لوگوں کو نکالنے کا کام شروع کر دیا یاد رہے کہ اس وقت تک صرف جماعت احمدیہ کے نوجوان ہی کشتیوں کے ذریعہ لوگوں کے انخلاء کا کام کر رہے تھے۔ کسی اور تنظیم یا جماعت کے پاس کوئی کشتی موجود نہیں تھی۔ چنانچہ فوجی حکام جماعت احمدیہ کی تنظیم، طریق کار اور خدمت کے بے پناہ جذبے سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ جب کچھ دفعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان کو تعاون کی پیش کش کی گئی تو انہوں نے بڑی خوشی سے اس کو منظور کر لیا اور ایک منصوبہ بنا کر کام کا ایک اہم حصّہ جماعت احمدیہ کے کیمپ کے سپرد کر دیا گیا۔ جس کو خدام نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ یہ اس کام کے علاوہ تھا، جو خدام کی اپنی تنظیم کے ماتحت ہو رہا تھا۔

ہمارے بہادر کشتی رانوں کے عظیم کارنامے

۲۵ اگست کی صبح ایک اور قیامت کا نمونہ اپنے ساتھ لائی۔ پانی کا زور بڑھتے بڑھتے رضا آباد تک پہنچ گیا۔ اس سے قبل صبح دس بجے تک سٹیڈیم کے علاقے سے ۳۰ خدام ۲۵ گھروں سے سامان نکال کر لا چکے تھے۔ رضا آباد میں تازہ تباہی کی خبر سنتے ہی ۱۱۰ خدام وہاں پہنچ گئے اور جیپ کے ساتھ کشتیاں بھی اس طرف منتقل کر دی گئیں۔ یہاں پانی دیکھتے ہی دیکھتے ۱۵ فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔ اس موقع پر خدام کی طرف سے دلیری، بے خوفی اور خدمت کے جو مناظر یہاں دیکھنے میں آئے وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ جوں جوں پانی بڑھتا جا رہا تھا خدام کا جوش اور ولولہ بھی اپنی انتہا کو پہنچتا جا رہا تھا۔ ۱۱۰ خدام رات ۸ بجے تک مسلسل خدمت میں مصروف رہے۔ کشتیوں نے ۹۰ چکر لگائے اور ۹۶ گھرانوں کا سامان اور ۳۰۰ سے زائد افراد کو پانی میں سے نکالا۔ ۲۵ خدام ایک لائن بنا کر پانی میں دور تک چلے گئے اور ہلدی کی ۷۵ بوریاں اچار کے ۱۸۵ ٹین پھلوں کی ۷۵ پیٹیاں اس کے علاوہ کچھ بھیڑ بکریاں وغیرہ اپنے سروں پر اٹھا کر پانی میں سے چلتے ہوئے بچا کر لے آئے۔ اور ان کے مالکوں کے سپرد کر دیا۔ اس پارٹی کے ایک خادم سے ہمارے نمائندے نے ملاقات کی تو اس نے بتایا کہ وہ ۱۳ بوریاں جن کا وزن ایک سے ڈیڑھ من تک تھا۔ یکے بعد دیگرے نکال کر لایا ہے اسی طرح دوسرے خدام نے بھی وہاں خدمت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ علاوہ ازیں پانی کے کنارے سے ۱۰۰ گز کے فاصلے تک ۱۱۳ افراد کا سامان خدام نے اپنے سروں پر اٹھا کر ٹرکوں پر لوڈ کیا مزید براں ۲۰۰ سے زائد افراد میں پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔

احمدی نوجوانوں کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ متاثرہ علاقے میں سب سے پہلے ان بیواؤں اور یتیموں کی امداد کو پہنچتے جن کا اس دنیا میں سوائے خدا کے اور کوئی سہارا نہیں تھا۔ اس کے بعد بلا امتیاز امیر و غریب سب کی خدمت میں مصروف ہو جاتے۔

اسی بے لوث خدمت کا نتیجہ تھا کہ جب خدام کی کوئی پارٹی سامان نکالنے کے لئے پانی میں اترتی تو کنارے پر کھڑے ہوئے غیر احمدی احباب بڑے پرجوش انداز میں "احمدی جماعت۔ زندہ باد" اور "خدام الاحمدیہ زندہ باد" کے نعرے لگانے لگتے۔

مختلف طبقات کے افراد کے تاثرات

ہمارے نمائندے نے شہر میں گھوم پھر کر خدام کے کام کے متعلق مختلف طبقات کے لوگوں کے تاثرات معلوم کئے۔ ایک ٹانگہ والے سے اس نے سوال کیا کہ تمہارے خیال میں یہاں امدادی کام سب سے اچھا کون کر رہا ہے تو بے اختیار اس نے جواب دیا "قادیانی" جبکہ ایک اور سیاسی پارٹی کا نام لے کر اس کے کام کے بارہ میں اس سے پوچھا تو اس نے بڑے اکھڑ لہجہ میں جو جواب دیا وہ تحریر کے قابل نہیں ہے۔

اسی طرح ایک مقامی ہوٹل میں بیٹھے ہوئے چند سنجیدہ لوگوں سے جب ہمارے نمائندے نے یہی سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جن لوگوں کو ہم اب تک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے وہی اس وقت صحیح معنوں میں ہمارے کام آئے۔ ایک اور صاحب نے کہا کہ ہمارے مولویوں نے ہمیں بڑی غلط باتیں بتائی ہوئی تھیں، اگر کافر ایسے ہی ہوتے ہیں تو پھر ان مولویوں کے اسلام سے تو یہ کفر ہی اچھا ہے۔

ایک راہ چلتے مولوی صاحب سے جب یہی سوال کیا گیا تو کچھ دیر تو وہ خاموش رہے۔ دوبارہ سوال کرنے پر انہوں نے اپنی داستان یوں شروع کی۔ کہنے لگے کہ میرا سب سے قیمتی سرمایہ میری کتابیں تھیں اگر وہ ضائع ہو جاتیں تو میں جیتے جی مر جاتا۔ فلاں سیاسی جماعت کے رضاکاروں کی میں نے منتیں اور خوشامدیں کیں کہ خدا کے واسطے میری کتابیں بچانے میں میری مدد کرو۔ لیکن انہوں نے ہنس کر ٹال دیا۔ بہت مجبور ہو کر میں قادیانی کیمپ میں گیا تو انہوں نے فوراً ایک کشتی میرے حوالے کر دی اور میں اپنی کتابیں اور بیوی بچوں کو بحفاظت نکال لایا۔

اسی طرح حکومت کے ذمہ دار اراکین علاقے کے ایم پی اے صاحبان۔ اعلیٰ سرکاری حکام۔ پولیس سول ڈیفنس اور فوج کے افسران جنہوں نے بہت قریب سے جماعت کے نوجوانوں کو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کی خاطر موت سے پنجہ لڑاتے ہوئے دیکھا ہے، ان کے کام سے بے حد متاثر تھے۔ یہاں تک کہ ایک ایم پی اے نے اپنی جیپ میں نصب شدہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے کیمپ کے سامنے کھڑے ہو کر نوجوانوں کی خدمات کو سراہا اور دوسرے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ بھی احمدی نوجوانوں کے نقش قدم پر چل کر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ایسی ہی بے لوث خدمت کریں۔

ضرورت ہے

ایک سٹینو گرافر یا سٹینو ٹائپسٹ کی۔ ایک میڈیکل سٹور میں ضرورت ہے۔ جس کو خط و کتابت کا تجربہ بھی ہو۔

امیدوار [illegible] کے امیر/صدر مقامی کی سفارش کے ساتھ درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

آسامیاں

بلدیہ ربوہ میں چنگی محررین و چپڑاسیاں کی چند عارضی اسامیوں کے لئے بذریعہ دفتر روزگار جھنگ مورخہ [illegible] تک مندرجہ ذیل کوائف کے حامل امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں:

۱۔ محررین۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۸ تا ۲۵ سال بتاریخ وصولی درخواست ہائے گریڈ ۱۲۰-۳-۱۵۰/۵-۱۸۰

۲۔ چپڑاسیان آٹھ جماعت پاس عمر ۱۸ تا ۲۵ سال گریڈ ۱۰۰-۲-۱۱۶-۳-۱۴۰ - سابقہ فوجیوں کے لئے عمر میں رعایت ہے۔ سرکاری و نیم سرکاری ملازم اپنے دفاتر کے ذریعہ درخواستیں بھجوائیں درخواست دہندگان ربوہ کے مستقل رہائشی ہوں۔ صحت مند نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ایڈمنسٹریٹو
بلدیہ ربوہ